مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

اُردو یونیورسٹی

نیوز لیٹر

(شمارہ نمبر: چار (۴)، اپریل ۲۰۰۱ء)

وائس چانسلر کے قلم سے

اُردو یونیورسٹی نیوز لیٹر کا چوتھا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کی اشاعت میں کچھ تاخیر ضرور ہوگئی جس کا ہمیں افسوس ہے۔ اس بیچ میں واقعات بڑی تیزی کے ساتھ رونما ہوتے رہے اور انہیں فوری طور پر قلمبند نہیں کیا جاسکا۔ شمارہ نمبر ۳ کے بعد جو سب سے اہم بات ہوئی وہ اتر پردیش کے اضلاع کا مئی اور جون کے مہینے میں دو ہفتوں کا دورہ تھا تاکہ یونیورسٹی کے سنٹر وہاں قائم کیے جاسکیں اور اُردو داں طبقے کے دلوں میں پھر سے اُردو کے لیے رغبت اور محبت کا جذبہ بیدار کیا جاسکے۔ ۱۹۹۸ء میں اتر پردیش جیسی بڑی ریاست میں ایک بھی سنٹر نہیں تھا۔ ۱۹۹۹ء میں تین سنٹر قائم ہوئے تھے لیکن اس دورے کے بعد اب صورتحال بہت حوصلہ افزا ہے کیونکہ وہاں اب مجموعی طور پر یونیورسٹی کے آٹھ اسٹڈی سنٹرس قائم ہوچکے ہیں۔ گو کہ ۱۴ دنوں میں یوپی جیسے بڑے صوبے کے ہر اُس علاقے میں پہنچنا جہاں اُردو کی شمع روشن کی جاسکتی ہے قریب قریب ناممکن سا ہی تھا اور ایسا ہو بھی نہیں سکا کیونکہ بہت سارے علاقوں کا احاطہ نہیں کیا جاسکا۔ غالباً جلد از جلد ایک یا دو ایسی ہی کوششیں مزید کرنی پڑیں گی۔ پورے ہندستان میں اب اسٹڈی سنٹروں کی تعداد ۴۷ تک جا پہنچی جو ۱۲ ریاستوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے آندھرا پردیش میں ۱۴، مہاراشٹر میں ۸، اتر پردیش میں ۸، کرناٹک میں ۶، دلی، مدھیہ پردیش اور راجستھان میں ۲-۲، جموں و کشمیر، تمل ناڈو، کیرلا، بہار اور مغربی بنگال میں ایک ایک سنٹر قائم ہوئے ہیں۔

وسط جولائی میں یو جی سی کی طرف سے ایک ٹیم تشکیل دی گئی جو ہمارے نویں پنجسالہ منصوبے کا جائزہ لینے کے لیے حیدر آباد آئی اور اس نے بہت انہماک اور گہرائی میں جا کر ہمارے کام، زیر تعمیر کیمپس، تعلیمی سرگرمیوں، یونیورسٹی عملے کی کارکردگی اور اب تک کے کورس میٹریل کو بہت باریکی سے جانچا پرکھا اور اسی بنیاد پر اپنی رپورٹ پیش کردی ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ جلد ہی یو جی سی کی طرف سے فنڈس اور تدریسی و غیر تدریسی عملے کی منظوری مل جائے گی جن پر تقرری کا عمل بھی فوری طور پر شروع ہو جائے گا۔ یہ یونیورسٹی کا مستقل اسٹاف ہوگا۔

ہمیں جو کورسز دستیاب ہیں اُن کا تیزی سے ترجمے کا نہ ہو پانا ہماری پیش رفت کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ اس کی وجہ پچھلے پچاس برسوں میں اُردو کے تئیں بدلا ہوا مزاج ہے لیکن اس کے باوجود یہ کام بھی دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہا ہے اور طلبہ کو اب تک کتابوں کی کوئی دقت پیش نہیں آنے دی گئی ہے۔ مستقبل میں بھی اس کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ اب یہ خیال بھی میرے ذہن میں زور پکڑ رہا ہے کہ ہمیں خود بھی اپنے کورس میٹریل کی تیاری کرنی چاہئے لیکن اس کے لیے ایسے ماہرین کی ضرورت ہے جو سبجکٹ کے ساتھ انگریزی اور اُردو دونوں پر گرفت رکھتے ہوں۔ یہ اُسی وقت ممکن ہوگا جب یونیورسٹی کا اپنا تدریسی عملہ آجائے گا۔

اس وقت ہمارے پاس کم و بیش نو ہزار طلبہ ہیں۔ اُن کی معاشی حالت کا تجزیہ یہ بتاتا ہے کہ یہ متوسط سے نچلے طبقے سے ہی تعلق رکھتے ہیں اس لیے آئندہ چند سالوں میں کوئی بھی کورس شروع کرتے ہوئے اس طبقے کی ضروریات کو ذہن میں رکھنا بہت اہم ہوگا۔ یہی بات جناب سید حامد صاحب کی صدارت میں ۲۹/ جولائی ۲۰۰۰ء کو منعقد ایک اعلیٰ سطحی سمینار کے شرکاء نے بھی طے کی جن کی تفصیلات اس شمارے میں درج ہیں۔ اس سمینار میں دیگر اسکالروں کے ساتھ پانچ موجودہ اور دو سابق وائس چانسلر صاحبان نے بھی شرکت کی۔ ابھی ماہ نومبر میں ہم نے ملک کے دارالحکومت نئی دہلی میں انڈین نیشنل سائنس اکیڈمی کے کمپلکس میں ایک روزہ سمینار کا انعقاد کیا۔ یہ اُردو اور سائنس کا ایک حسین امتزاج تھا۔ اس میں اُردو سے محبت رکھنے والی دلی اور آس پاس کے اضلاع کی برگزیدہ شخصیات نے شرکت کی اور اپنے زریں خیالات کا اظہار کیا۔ اس کی تفصیل ایک کتاب کی شکل میں منظر عام پر آئے گی۔

عالی جناب اندر کمار گجرال صاحب یونیورسٹی کے کاموں میں ہر ممکنہ دلچسپی لے رہے ہیں اور ساتھ ساتھ دیگر حضرات بھی تعاون کو تیار رہتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں یونیورسٹی کے تیسرے یوم تاسیس کے موقع پر گجرال صاحب بنفس نفیس حیدر آباد تشریف لائے تھے۔ اُن کے علاوہ اس جلسے میں سابق چیف جسٹس آف انڈیا جناب عزیز مبشر احمدی

اور ممبر پارلیمنٹ' ممتاز صحیفہ نگار اور سابق ہائی کمشنر برطانیہ جناب کلدیپ نیر نے بھی شرکت کی۔ اُردو یونیورسٹی کے ساتھ تعاون کرنے والوں میں اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی کی ایک نمایاں حیثیت ہے۔ اس یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈسٹنس ایجوکیشن کونسل کے چیئرمین بھی ہیں۔ کونسل کا صدر دفتر بھی اگنو ہی دہلی ہی میں واقع ہے۔ کونسل نے گزشتہ برس اُردو یونیورسٹی کو فاصلاتی تعلیم کے فروغ کے لیے پچاس لاکھ روپے اور اس برس تیس لاکھ روپے کی امداد دی ہے۔ ہم اس فراخدلانہ تعاون کے لیے ڈسٹنس ایجوکیشن کونسل کے بے حد ممنون اور مشکور ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

اُردو یونیورسٹی میں ہر تعلیمی سال میں تین تا چار ہزار طلبا و طالبات داخلہ لیتے ہیں جو ہماری توقعات سے بہت کم ہے۔ لیکن یہ ایک نئی یونیورسٹی ہے ۔ اس لیے اِس تعداد سے بھی ہم مایوس نہیں ہیں۔ پورے ہندستان میں اس کی شناخت قائم ہو گئی ہے جس سے یہ یقین پیدا ہوتا ہے کہ مستقبل میں طلبہ کی تعداد میں کافی اضافہ ہوگا۔ مگر اس میں اصل کامیابی اس وقت ملے گی جب مدارس کے لوگ بڑی تعداد میں اُردو یونیورسٹی سے رجوع کریں گے۔ یہ مدارس اُردو کے مضبوط قلعے ہیں۔ مجھے کچھ ایسا گمان ہو رہا ہے اور شاید یہ بات سچ بھی ہو کہ ہماری کوششوں کے باوجود ان مدارس کے منتظمین میں کچھ جھجھک باقی ہے جو یقیناً طلبہ کے لیے حوصلہ افزا نہیں ہے۔ دراصل موجودہ زمانے کے تقاضوں کے پس منظر میں مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ کا مذہبی علوم کے ساتھ عصری علوم سے ہم آہنگ ہونا اشد ضروری ہے تاکہ وہ اکیسویں صدی میں اپنی شخصیت نکھار سکیں اور اس ملک میں ایک مستند مقام تک پہنچ سکیں۔ ہمیں تو علم حاصل کرنے کے لیے چین تک جانے کی ترغیب دی گئی ہے کیا ہمارے طلبہ اُردو یونیورسٹی جو اُن کے دروازوں پر دستک دے رہی ہے ' سے منسلک نہیں ہوں گے! اس سال ۲۰۰۱ء میں میری توجہ کافی حد تک اس طرف مبذول رہے گی جس کی ابتدا ۱۷ فروری کو دارالعلوم سبیل السلام ' حیدرآباد سے کر دی ہے جہاں مجھے ماحولیات پر لکچر دینے کے لیے مدعو کیا گیا تھا۔ وہاں میں نے مولانا سید محمد رابع ندوی ناظم ندوۃ العلما لکھنؤ' مولانا عبدالکریم پاریکھ خازن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور مولانا محمد رضوان القاسمی ' ناظم دارالعلوم سبیل السلام وغیرہ کی موجودگی میں یونیورسٹی کا موقف پیش کیا اور مجھے خوشی ہے کہ ان علما نے اور وہاں موجود سیکڑوں دیگر حضرات نے اصولی طور پر یونیورسٹی کی حمایت کی۔ اُمید ہے کہ ہمیں اس مہم میں کامیابی ضرور ملے گی۔

محمد شمیم جیراجپوری

اعزازات

☆ اگست ۱۹۹۹ء میں وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری کو انڈین نیشنل سائنس اکیڈمی نئی دہلی کی طرف سے ہرسروپ میموریل ایوارڈ کے لئے منتخب کیا گیا۔ توصیفی سند اور نقد انعام کے علاوہ اُنھیں یہ اختیار دیا گیا کہ وہ اپنی مرضی سے منتخب کیے گئے ہندستان کے کسی تعلیمی ادارے میں حیوانات سے متعلق کسی ریسرچ موضوع پر ہرسروپ میموریل لکچر پیش کریں۔ اُنھوں نے یہ لکچر جے نرائن ویاس یونیورسٹی جودھپور میں ۲۶ فروری ۲۰۰۱ء کو پیش کیا۔ یہ ایوارڈ اکیڈمی کی جانب سے ہر پانچ سال میں کسی نہایت اہم سائنسداں کو دیا جاتا ہے۔

☆ اکتوبر ۲۰۰۰ء میں پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری کو سائنسی میدان میں اُن کی تحقیقی اور انتظامی صلاحیتوں کے پیش نظر انڈین نیشنل سائنس اکیڈمی کا نائب صدر منتخب کیا گیا۔ اس عہدے کی مدت تین سال ہے۔

☆ دسمبر ۲۰۰۰ء میں وزارت ماحولیات' حکومت ہند نے پروفیسر جیراجپوری کو بوٹانیکل اور زولاجیکل سرویز آف انڈیا کے لئے مشترکہ پروگرام مشاورتی کمیٹی کا چیئرمین مقرر کیا ہے۔ یہ ایک انتہائی اہم اور اعلیٰ سطحی کمیٹی ہے جس کا کام بوٹانیکل اور زولاجیکل سرویز آف انڈیا کی تمام تر علمی و تحقیقی کارکردگی کا جائزہ لینا' اسے پروگرام تجویز کرنا اور اس پروگرام پر عمل در آمد کی جانچ کرنا ہے۔ یہ دونوں سرویز حکومت ہند کے نہایت اہم ادارے ہیں جن میں تقریباً دو ہزار سائنسداں اور قریب اتنے ہی دیگر ملازمین کام کرتے ہیں۔ ان دونوں اداروں کا ہیڈ کوارٹر تو کلکتہ میں ہے مگر ان کی شاخیں پورے ہندستان میں جگہ جگہ قائم ہیں۔ اس اکیس رکنی کمیٹی میں مختلف سائنسی اداروں' یونیورسٹیوں اور وزارتوں سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات شامل ہیں۔

☆ فروری ۲۰۰۱ء میں پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری کو انڈین سائنس کانگرس کے علم الحیوانیات کا صدر بنایا گیا۔ اُنھیں اس اعزازی عہدے کے لیے متفقہ طور پر منتخب کیا گیا ہے جبکہ ملک کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے ۹ سینئر سائنسدانوں نے پروفیسر جیراجپوری کے نام کی تجویز پیش کی تھی جو اپنے آپ میں خود ایک ریکارڈ ہے۔ انڈین سائنس کانگرس اسوسی ایشن ہندستان میں سائنس کا سب سے قدیم ادارہ ہے جس کا صدر مقام کلکتہ ہے۔

شذرات

اُردو یونیورسٹی کس کے لیے ؟

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے دشوار گزار اور پرپیچ راہوں سے گزرتے ہوئے کامیابی کے ساتھ تین برس مکمل کر لیے ہیں۔ گزشتہ تجربوں سے یہ محسوس کیا گیا ہے کہ یہ یونیورسٹی ایسے لوگوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہو رہی ہے جو رسمی تعلیمی قابلیت نہیں رکھتے ہیں مگر اپنا تعلیمی سفر جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ یا پھر ایسے حضرات جو کسی وجہ سے اپنا تعلیمی سلسلہ منقطع کر کے غم روزگار میں مصروف و مشغول ہو گئے ہیں' اُن کے پاس کالجوں میں آنے جانے کے لئے وقت نہیں ہے لیکن اُن کے دلوں میں تعلیم حاصل کرنے کی خواہش زندہ ہے۔ ان لوگوں کے لئے اس یونیورسٹی کے قیام سے تعلیم کا ایک نیا دریچہ روشن ہوا ہے۔ بالخصوص گھریلو خواتین' لڑکیاں اور مدارس میں زیر تعلیم یا وہاں سے فارغ طلبہ فاصلاتی طریقہ تعلیم کے تحت ایسی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جس سے حاصل ہونے والی ڈگریوں کو ملک بھر میں تسلیم کیا جائے گا۔ یہ یونیورسٹی ملک گیر سطح پر لوگوں کو گھر بیٹھے اپنی مادری زبان یعنی اُردو میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کر رہی ہے۔ مگر اب بھی مختلف گوشوں سے اس طرح کے سوالات اکثر اُٹھائے جاتے ہیں کہ اُردو یونیورسٹی کس گروپ کے لیے قائم ہوئی ہے اور اس سے استفادہ کون کرے گا؟ یعنی اس یونیورسٹی میں داخلہ کون لے گا اور یہاں کون پڑھے گا؟ بلاشبہ یہ انتہائی اہم اور چبھتے ہوئے سوالات ہیں۔ سوال کنندگان کو مطمئن کرنے کی ہم مقدور بھر کوشش بھی کرتے ہیں مگر مقام حیرت ہے کہ یونیورسٹی میں طلبہ کی تعداد ملک گیر سطح پر کم و بیش نو ہزار ہو جانے کے بعد بھی یہ سوالات ہنوز تشنۂ جواب ہیں۔

سب سے پہلی بات یہ کہ یہ یونیورسٹی اُردو دوست حضرات کی پچیسیوں سال کی آرزوؤں اور تمناؤں کا ثمر ہے جس کے قیام کا ہر طرف سے خیر مقدم کیا گیا۔ جب کوئی نیا ادارہ قائم ہوتا ہے تو اول تو اس کے اغراض و مقاصد ہوتے ہیں اور پھر اُن مقاصد کی تکمیل کے لیے لائحہ عمل تیار کیا جاتا ہے۔ حکومت نے یونیورسٹی قائم کر کے اُردو والوں کو اپنی زبان میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کر دیا۔ پارلیمنٹ نے یونیورسٹی کو ایک ایکٹ مہیا کر دیا جو اس کے اغراض و مقاصد اور اصول و ضوابط کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ یونیورسٹی نے حیدرآباد اور ملک کے کئی اہم شہروں میں سمپوزیم کے ذریعے ماہرین تعلیم اور محبان اُردو سے اُن کا عندیہ معلوم کیا کہ وہ اس یونیورسٹی سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ اور پھر یونیورسٹی کے پاس اس ادارے میں دلچسپی اور داخلہ لینے والوں کے اعداد و شمار موجود ہیں۔ ان سب کی روشنی میں یہ بات بڑے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ یونیورسٹی رفتہ رفتہ ایک تحریک کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ سماجی اور معاشی طور پر نسبتاً پچھڑا ہوا طبقہ اس یونیورسٹی میں اپنی تعلیمی ترقی کے حوالے سے درخشاں مستقبل دیکھ رہا ہے۔ جس طبقے نے عصری تعلیم کو اپنے لیے ناممکن تصور کر لیا تھا' اس کی اُمیدوں کے چراغ روشن ہوئے ہیں اور وہ طبقہ بتدریج یونیورسٹی سے جڑ رہا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ یہی طبقہ آنے والے وقتوں میں یونیورسٹی کی قوت بن جائے گا۔ ایسی ابدی قوت جس کی گرفت کبھی کمزور نہیں پڑے گی۔۔۔۔ اور یہ یونیورسٹی اُس طبقے کو سماج کے اصل دھارے سے جوڑ دینے کا موثر ذریعہ بن جائے گی!

اڈیٹر

ہیڈ کوارٹر

وائس چانسلر : سبزہ کالونی ' ٹولی چوکی ' حیدرآباد 008 500 فون و فیکس : 040-3562945 ای میل: Jairajpurims@lycos.com

رجسٹرار: برنداون کالونی ٹولی چوکی 'حیدرآباد 008 500 ای میل sulemansiddiqi@usa.net فون و فیکس : 040-3562944

فینانس آفیسر: برنداون کالونی ٹولی چوکی 'حیدرآباد 008 500 فون 3565502

کنٹرولر آف ایگزامنیشنز: برنداون کالونی ٹولی چوکی 'حیدرآباد 008 500 فون 3563686

ڈائرکٹر ' ڈائرکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن : ڈکس کالونی ٹولی چوکی 'حیدرآباد 008 500 فون 3560696 فیکس :3560705

کوآرڈینیٹر : ٹرانسلیشن ڈویژن: برنداون کالونی ٹولی چوکی 'حیدرآباد 008 500 فون 3562967 لائبریرین : برنداون کالونی ٹولی چوکی 'حیدرآباد 008 500 فون 3562965

پبلک ریلیشنز آفیسر (انچارج) : سبزہ کالونی ' ٹولی چوکی ' حیدرآباد 008 500 فون و فیکس : 040-3562945 ای میل: zafaruddin@lycos.com

Scanned with CamScanner

رجسٹرار کی رپورٹ

نظامت فاصلاتی تعلیم مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا قیام 1998ء میں عمل میں آیا۔ تین سال سے بھی کم مدت میں یہاں تین ڈگری اور تین سرٹی فکیٹ پروگرام شروع کیے گئے۔ یونیورسٹی میں ان دونوں ڈگری سطح کے پروگرام بی اے' بی کام' بی ایس سی اور تین سرٹی فکیٹ پروگرام اہلیت اُردو کورس بذریعہ ہندی ؍انگریزی اور غذا اور تغذیہ دستیاب ہیں۔ یہ سبھی کورسز فاصلاتی طریقے سے چلائے جارہے ہیں۔ یونیورسٹی میں ڈگری سطح پر طلبہ کو دو طریقوں سے داخلہ دیا جاتا۔

۱۔ 2+10 یا اس کے مساوی کامیاب اُمیدواروں کو بغیر اہلیتی ٹسٹ کے براہِ راست داخلہ

۲۔ غیر روایتی امیدوار جنھوں نے 2+10 میں کامیابی حاصل نہیں کی ہے انھیں یونیورسٹی کی طرف سے منعقد کیے جانے والے اہلیتی ٹسٹ میں کامیابی حاصل کرنی ہوتی ہے۔ اس کے لئے صرف کم از کم عمر 18 سال کی شرط ہے۔

رواں تعلیمی سال 2001-2000ء میں یونیورسٹی نے ملک کے 51 سنٹروں پر اہلیتی ٹسٹ کا انعقاد کیا۔ 3445 اُمیدواروں نے ٹسٹ میں شرکت کی جن میں 3209 کامیاب قرار دیے گئے۔ گریجویشن کے سال اول فاؤنڈیشن کورس میں مجموعی طور پر 4125 امیدواروں نے داخلے حاصل کیے۔ سال اول کا کورس بی اے' بی کام اور بی ایس سی کے لئے مشترک کورس ہے جو چار مضامین سائنس وٹکنالوجی' سوشل اسٹڈیز' انگریزی اور اُردو پر مشتمل ہے۔ ان چار مضامین کی سبھی کتابیں بشمول شناختی کارڈ ہر ایک طالب علم کے دیے گئے پتوں پر الگ الگ بذریعہ ڈاک ارسال کردی گئی ہیں۔

سال دوم میں 2617 طلبہ نے داخلے حاصل کیے اور ان سبھی طلبہ کو چھ مضامین اکنامکس' سوشیالوجی' پالیٹکل سائنس' پبلک ایڈمنسٹریشن' ہسٹری اور اُردو کی تمام کتابیں اُن کے دیے گئے پتوں پر ارسال کی جاچکی ہیں۔

سال سوم میں 1264 طلبہ نے داخلے حاصل کیے اور ان سبھوں کو بھی اسٹڈی میٹریل بھیجا جاچکا ہے۔ ان کے علاوہ 129 اُمیدواروں نے اہلیت اُردو بذریعہ انگریزی کورس' 55 نے اہلیت اُردو بذریعہ ہندی کورس اور 49 نے غذا اور تغذیہ کورس میں داخلے حاصل کیے ہیں۔

گزشتہ تعلیمی سال میں یونیورسٹی کے 31 اسٹڈی سنٹر تھے۔ ملک کی دیگر ریاستوں اور اضلاع سے بڑے پیمانے پر داخلے کے پیش نظر 16 نئے اسٹڈی سنٹر قائم کیے گئے۔ نئے تعلیمی سال کی سرگرمیاں شروع کرنے سے پہلے سبھی 47 اسٹڈی سنٹروں کے کوآرڈینیٹر حضرات کو 15-2-2001 کو حیدرآباد مدعو کیا گیا اور انہیں ایک منظم میٹنگ کے دوران اسٹڈی سنٹر کی کارکردگی' کونسلنگ سیشن کی تفصیلات' حساب کتاب رکھنے کے طریقوں اور یونیورسٹی' اسٹڈی سنٹروں اور طلبہ کے باہمی رشتوں کے بارے میں بتایا گیا۔ سال اول' دوم اور سوم کے لئے کونسلنگ کلاسوں کا آغاز پورے ملک میں 25 فروری 2001ء سے کردیا گیا۔

یونیورسٹی نے تمام ڈگری اور سرٹی فکیٹ پروگراموں کے لئے تفویضات کو لازمی قرار دیا ہے۔ ہر مضمون میں دس دس نمبر کی تین تفویضات ہوتی ہیں اور ہر طالب علم کو ان تیس نمبروں میں سے کم از کم دس نمبر حاصل کرنے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سالانہ امتحان کے پرچے 70 نمبر کے ہوتے ہیں جن میں کامیاب ہونے کے لئے کم از کم 26 نمبر لانا ضروری ہے۔ یعنی کسی بھی سبجیکٹ میں پاس ہونے کے لیے 36 (26+10) الگ الگ نمبرات حاصل کرنے ضروری ہیں۔ سبھی طلبہ کو ان کے دیے گئے پتوں پر بذریعہ ڈاک تفویضات بھیج دی جاتی ہیں جنھیں مکمل کرکے کنٹرولر آف ایگزامینشنز کی دی گئی آخری تاریخ تک متعلقہ کوآرڈی نیٹر کے پاس جمع کرنا ہوتا ہے۔ کوآرڈی نیٹر متعلقہ کونسلر سے ان تفویضات کی جانچ

Functional English for Urdu Speakers

Keeping in view the absolute need of Urdu medium students, especially the informal candidates the University has prepared a six month's certificate programme in Functional English to facilitate the Urdu medium students. For their convenience, the University has also prepared an audio cassettee for this course. This course would be initially launched on Campus from January 2002 and from next year in Distance Education.

B.Com بی کام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی کے بی۔ کام سال دوم اور سال سوم کی نصابی کتابوں کو اردو میں منتقل کیا ہے۔ سال دوم کے مضامین یہ ہیں:

1. Mercantile Law
2. Business Organisation
3. Elements of Statistics
4. Accountancy- I
5. Economic Theory
6. Money Banking and Financial Institutions

کرا کے اس کا نتیجہ کنٹرولر آف ایگزامینشنز کو بھیج دیتا ہے تاکہ اُس پر آگے کی کارروائی کی جاسکے۔

ڈگری کورسوں کے پراسپکٹس مع درخواست فارم کی قیمت یونیورسٹی نے شخصی طور پر اور بذریعہ ڈاک بالترتیب 35 اور 40 روپے متعین کی ہے۔ بی اے' بی کام اور بی ایس سی طلبہ سے سال اول کی کتابوں (وغیرہ) کے لئے ساڑھے سات سو روپے لیے جاتے ہیں۔ بی اے' بی کام طلبہ سے سال دوم اور سال سوم میں بھی ساڑھے سات سو روپے ہی لیے جاتے ہیں البتہ بی ایس سی طلبہ سے 2500 روپے لیے جاتے ہیں جن میں تین سو روپے پریکٹیکل کے لئے ڈپازٹ رقم ہے۔ یہ رقم قابل واپسی ہے۔ سبھی پرچوں کے امتحان کے لئے یونیورسٹی ایک سو روپے فیس چارج کرتی ہے۔

ایگزیکیٹو کونسل نے فاصلاتی طرز سے درج ذیل تین پوسٹ گریجویٹ پروگراموں کے لئے اسٹڈی میٹریل تیار کرنے کی منظوری دے دی ہے۔

۱۔ ایم اے اُردو۔ نصاب میں ہندی پر بھی توجہ

۲۔ ایم اے پبلک ایڈمنسٹریشن۔ کمپیوٹر پر توجہ

۳۔ ایم اے ہسٹری۔ اُن پہلوؤں پر خصوصی توجہ جو مقابلہ جاتی امتحانوں کے لئے لازمی ہیں۔ اس میں حالات حاضرہ کا ایک مکمل پرچہ شامل کیا جائے۔

کونسل نے ان کورسوں کو شروع کیے جانے سے اصولی طور پر اتفاق کرلیا ہے۔ یونیورسٹی کے سال سوم کے طلبہ کی طرف سے بھی پی جی پروگرام شروع کرنے کے سلسلے میں یونیورسٹی حکام پر دباؤ ڈالا جارہا ہے۔

کیمپس ایجوکیشن : یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے درج ذیل تین اسکولوں کے قیام کی منظوری دے رکھی ہے:

1- School of Languages, Linguistics and Indology
2- School of Mass Communication & Journalism
3- School of Commerce and Business Management

اِن اسکولوں کے تحت شعبہ ہائے اُردو' انگریزی' ہندی اور ماس کمیونی کیشن اینڈ جرنلزم کے قیام کے لئے مختلف پہلوؤں پر غور و خوض کی خاطر وائس چانسلر نے چار کمیٹیاں تشکیل دیں۔ اِن کمیٹیوں کی متعدد نشستیں ہوئیں جن میں اِن شعبوں کے ذریعے فاصلاتی اور روایتی طریقوں سے شروع کرنے کے لئے مختلف سرٹی فکیٹ' ڈپلومہ' ڈگری' پوسٹ گریجویٹ اور ریسرچ سطح کے کورسوں کی فہرست تیار کی گئی۔ کورسوں کی نشاندہی کے بعد ذیلی کمیٹیاں تشکیل دی گئیں تاکہ سلیبس' داخلے کی شرائط' عملہ' امتحانی نظام اور انفرااسٹرکچر ضرورتوں کی تفصیلات تیار کی جاسکیں۔ شعبہ ہائے اُردو' ہندی' انگلش اور ماس کمیونی کیشن اینڈ جرنلزم کے لئے ورکنگ پیپر تیار کرائے گئے ہیں جسے ایگزیکیٹو کونسل کی حالیہ میٹنگ میں پیش کیا گیا۔

ایگزیکیٹو کونسل نے ان شعبوں کے تحت درج ذیل کورسز شروع کرنے کی منظوری دے دی ہے:

I-	Department of Urdu	1.	Diploma in Script Writing	(One Year)
		2.	Diploma in Urdu Computing	(One year)
II-	Department of English	1.	Certificate Programme in Functional English for Urdu Speakers.	(Six months)
		2.	Diploma in teaching of English for the Teachers of English in Urdu medium Schools.	(One Year)
III-	Department of Hindi	1.	Diploma in Translation (Hindi / Urdu / English).	(One Year)
		2.	PG Diploma in Advertising and Copy-Writing	(One Year)
IV-	Department of Mass Communication and Journalism			
		1.	Certificate Programme in writing for Print Media	(Six months)
		2.	Diploma in Communication & Journalism	(One Year)

D.Ed دوسالہ ڈپلوما

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے دو سالہ ڈپلوما ان ایجوکیشن کورس کے آغاز کی تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔ NCET کے نصاب کے مطابق اردو میں ڈی۔ ایڈ کی نصابی کتابیں ملک میں پہلی بار ترتیب دی جارہی ہیں۔ حکومت آندھرا پردیش نے N.O.C بھی دے دیا ہے۔ NCET کی نمائندہ انسپکشن ٹیم یونیورسٹی میں اس کورس کے لیے درکار انفرااسٹرکچر کا جائزہ لے چکی ہے۔ جولائی 2001 سے اس کورس میں 70 طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا۔ یونیورسٹی میں اس کورس کی جماعتوں کا اہتمام ہوگا۔

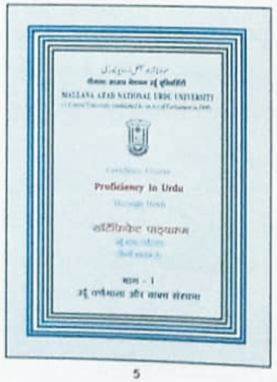

انگریزی وہندی کے ذریعہ

اردو پروفیشینسی کورس

غیر اردو داں افراد کو اردو زبان سے واقف کروانے کے لیے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے دو نئے کورسوں کا آغاز کیا ہے جن کا نصاب یونیورسٹی کے ٹرانسلیشن ڈویژن نے تیار کیا ہے۔

Scanned with CamScanner

ایگزیکیٹو کونسل نے درج بالا کورسوں کے لئے اُردو میں حسب ضرورت اسٹڈی میٹریل تیار کرنے کی اجازت بھی دے دی ہے تاکہ جنوری 2002ء سے اپنے کیمپس سے ان کورسوں کا آغاز کردیا جائے۔ اس ضمن میں کوششیں شروع کردی گئی ہیں۔

یونیورسٹی ایکٹ میں چونکہ سائنٹفک، تکنیکی اور پیشہ ورانہ کورسوں پر کافی زور دیا گیا ہے اس لئے وائس چانسلر نے پیشہ ورانہ کورسوں کا خاکہ تیار کرنے کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ اس کمیٹی نے کئی میٹنگ کے بعد دو کورسوں کا ورکنگ پیپر تیار کیا ہے جسے کیمپس سے شروع کیا جانا زیر غور ہے۔ وہ کورسز حسب ذیل ہیں:

1. Domestic Appliances - Electric Motor Rewinding. (6 month Certificate Course)
2. Two / Three Wheel Automotive Mechanic. (6 month Certificate Course)

ان کورسوں کے لئے بھی اسٹڈی میٹریل کی تیاری کے سلسلے میں اقدامات کیے جارہے ہیں۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ ان کورسوں کا دو تہائی حصہ پریکٹیکل ٹریننگ پر مشتمل ہونا چاہئے اور ایک تہائی حصے میں تھیوری پڑھائی جائے۔ ان کورسوں کو شروع کرنے کے لئے کیمپس میں مطلوبہ انفرااسٹرکچر کی فراہمی کو یقینی بنایا جارہا ہے۔

ایگزیکیٹو کونسل کا نظریہ اس سلسلے میں بہت واضح رہا ہے کہ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کو پرائمری اور اپر پرائمری اُردو میڈیم اسکول ٹیچروں کے لئے ایک دو سالہ ٹریننگ پروگرام شروع کرنا چاہئے۔ لہٰذا یونیورسٹی نے نیشنل کونسل فار ٹیچرس ایجوکیشن (NCTE) سے ڈپلومہ ان ایجوکیشن (D.Ed) شروع کرنے سے متعلق تفصیلات حاصل کیں۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ SCERT کا نظر ثانی شدہ سلیبس مکمل طور پر اختیار کرلیا جائے تاکہ یہاں کے کامیاب طلبہ ملک سے کسی بھی حصے میں ملازمت کے لئے درخواست دے سکیں۔ کورس شروع کرنے سے پہلے کمشنر اینڈ ڈائرکٹر آف اسکول ایجوکیشن، حکومت آندھرا پردیش سے No Objection Certificate لینا ضروری تھا۔ اس لئے یونیورسٹی نے کافی مساعی کرکے ترجیحی طور پر یہ سرٹی فیکیٹ حاصل کیا۔ ضابطے کی تمام کارروائی مکمل کرنے کے بعد NCTE سے اجازت کے لئے اس کے بنگلور ریجنل آفس میں درخواست بھیجی گئی۔ NCTE کے ضابطے کے عین مطابق ضروری انفرااسٹرکچر بھی تیار کرلیا گیا ہے۔ اس کے بعد اسٹڈی میٹریل کی تیاری کی طرف پیش قدمی کی گئی۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے SCERT کے سلیبس کے مطابق 30 کتابوں پر مشتمل مکمل کورس کا First Draft مواد اُردو میں تیار کرلیا ہے۔ بنگلور سے Inspection Committee آئی اور اس نے انفرااسٹرکچر اور یونیورسٹی کی تیار کردہ کتابوں کا معائنہ کیا۔ کمیٹی نے یونیورسٹی کی موجودہ عارضی عمارتوں کو دیکھا اور کیمپس کا بھی دورہ کیا۔ کمیٹی کا خیال تھا کہ یہ یونیورسٹی نہ صرف D.Ed کورس کے لئے موزوں ہے بلکہ تین سال کے عرصے میں اس نے جو پیش رفت کی ہے وہ بھی کافی اطمینان بخش ہے۔

یونیورسٹی نے اپنے کیمپس میں ایک کمپیوٹر سینٹر کے قیام کے لئے بیس لاکھ روپے کی تجویز جمع کی ہے۔ ارادہ ہے کہ جدید سہولتوں سے آراستہ ایک ایسا کمپیوٹر سنٹر بنایا جایا جس کا رابطہ نہ صرف قومی بلکہ بین اقوامی لائبریریوں سے بھی ہو۔ اس سہولت کے حاصل ہو جانے کے بعد اُردو میڈیم طلبہ کے لئے بعض کمپیوٹر کورسز کا بھی منصوبہ ہے۔

کیمپس ڈیولپمنٹ : منی کونڈا میں واقع یونیورسٹی کیمپس میں درج ذیل کام مکمل کیے جاچکے ہیں:

۱۔ سروے آف انڈیا کے ذریعے زمین کا سروے۔ 200 نقشوں میں زمین کی سبھی تفصیلات یکجا کرلی گئی ہیں۔
۲۔ ڈپارٹمنٹ آف جیولاجی کالج آف انجینئرنگ، عثمانیہ یونیورسٹی کے ذریعہ 200 ایکڑ زمین میں پانی کا پتہ لگانے کے لئے سروے۔
۳۔ زیر تعمیر کیمپس کو پانی مہیا کرانے کے لئے چار بورویلس شمال، جنوب، مشرق اور مغرب میں نصب

رجسٹرار کے دورے

۱۔ ازبکستان کی اکیڈمی آف سائنس نے پروفیسر محمد سلیمان صدیقی رجسٹرار مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کو دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ یہ کانفرنس 18-17 نومبر 2000ء کو ازبکستان میں منعقد ہوئی جس میں پروفیسر صدیقی نے شرکت کی اور "بُرہان الدین مرغنانی کی الہدایہ اور اس کی معنویت" کے موضوع پر مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے اپنے مقالے میں موارٔالنہر خطے کے اسکالروں کی خدمات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس پورے خطے کی تاریخ بہت درخشاں ہے۔ یہاں سے تعلق رکھنے والے مختلف علوم اور خصوصاً تعمیرات کے ماہرین کے علم و حکمت اور فن کے نمونے پورے خطے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے سفر میں تاشقند، فرغانہ اور سمرقند کا بھی دورہ کیا۔

۲۔ رجسٹرار پروفیسر محمد سلیمان صدیقی نے چین کی نارمل یونیورسٹی کے زیر اہتمام "Learning and Teaching on-line: Practices, Challenges and Prospects" کے موضوع پر منعقد تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس میں مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے نمائندے کی حیثیت سے شرکت کی۔ یہ کانفرنس 12-10 جنوری 2001ء کو گون گوژو، چین میں منعقد ہوئی جس میں پروفیسر صدیقی نے "Significance of Distance Education in India and particularly in Andhra Pradesh" کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش کیا۔

۴۔ کیمپس میں بجلی کی عارضی سہولت فراہم۔
۵۔ کیمپ سائٹ آفس کے لئے ایک چھوٹی عمارت کی تعمیر۔ اس کا افتتاح ہوچکا اور اس کا استعمال بھی شروع ہوگیا ہے۔
۶۔ حیدرآباد ہائی وے سے کیمپس تک پہنچنے کے لئے راستہ (Approach road) تیار۔
۷۔ یونیورسٹی کا ماسٹر پلان تیار کرلیا گیا ہے جس سے کیمپس کی آئندہ ترقی میں مدد ملے گی۔ ماسٹر پلان میں اکیڈمک، ایڈمنسٹریٹو، گیمس اینڈ اسپورٹس اور ریذیڈنشیل زونس وغیرہ کی نشاندہی کردی گئی ہے۔
۸۔ C.P.W.D کے ذریعے ایڈمنسٹریٹو بلڈنگ کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری۔ توقع ہے کہ CPWD حسب وعدہ جون/جولائی 2001ء میں کام مکمل کرلے گی۔
۹۔ کیمپس میں سرگرمیاں شروع کرنے کے پیش نظر یونیورسٹی نے UGC کو ایک الکٹریکل سب اسٹیشن، ایک بڑے سمپ (Sump) اور ایک پانی کی ٹنکی (Over head tank) کی تعمیر کے لئے تجویز پیش کی ہے۔
۱۰۔ کیمپس میں پینے کے پانی کی سپلائی کے لئے ایگزیکیٹو انجینئر، حیدرآباد میٹروپولیٹن واٹر اینڈ سیوریج بورڈ سے یونیورسٹی رابطہ بنائے ہوئے ہے۔
۱۱۔ درج ذیل چار عمارتوں کے لئے نقشہ اور تخمینہ وغیرہ تیار کرنے کے لیے پیش رفت کی جارہی ہے :

۱۔ لائبریری ہال ۲۔ لکچر ہال کمپلکس ۳۔ رہائشی کوارٹرس ۴۔ 200 لڑکے اور 200 لڑکیوں کے لئے الگ الگ ہاسٹل۔

ٹرانسلیشن ڈویژن : ٹرانسلیشن ڈویژن ان دنوں تعلیمی سال 2001-2000ء کے لیے نصابی مواد کی فراہمی کے سلسلہ میں زیادہ تر مصروف رہا۔ گزشتہ دو سال میں ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اوپن یونیورسٹی سے مستعار فاونڈیشن کورس (ڈگری سال اول) اور بی۔اے سال دوم کی کتابیں نظر ثانی کے بعد شائع کرلی گئی تھیں، جس کے بعد بی۔اے سال سوم کی حسب ذیل کتابوں کی نظر ثانی کا کام ٹرانسلیشن ڈویژن، کی زیر نگرانی انجام دیا گیا اور کتابیں اشاعت کے لیے پریس کے حوالے کی گئیں۔ اس کام میں ٹرانسلیشن ڈویژن کے ارکان کے علاوہ جناب ایم۔اے علیم، لکچرر سوشیالوجی، جناب آفتاب علی خاں، لکچرر نظم و نسق عامہ اور ڈاکٹر مہدی حسین لکچرر سیاسیات سے مدد لی گئی۔

(1) اردو ادب.........	i)	اردو زبان، ادب اور تہذیب کی تاریخ	ii)	ادبی تنقید
(2) تاریخ	i)	تاریخ جدید یورپ ۱۸۱۵ تا ۱۹۶۴	ii)	جدید چین اور جاپان کی تاریخ ۱۸۴۰ تا ۱۹۶۴
(3) سیاسیات.........	i)	سیاسی فکر	ii)	بین الاقوامی تعلقات
(4) نظم و نسق عامہ......	i)	سرکاری دفتر کا نظم و نسق	ii)	ہندوستان میں مقامی تنظیمیں اور ترقی
(5) سماجیات.........	i)	سماجی آبادیات	ii)	سماجی ڈھانچہ اور ہندوستان میں تبدیلی
(6) معاشیات.........	i)	عوامی مالیات	ii)	بینک کاری

ان میں اردو ادب کی دو اور معاشیات کی دو کتابیں ٹرانسلیشن ڈویژن میں دوبارہ مکمل طور پر کمپوز کی گئیں۔

تعلیمی سال 2001-2000ء کے لیے بی۔ایس سی سال دوم کی حسب ذیل کتابوں کی نظر ثانی کے بعد مجوزہ ترمیمات کے مطابق تصحیح کا کام جاری ہے۔

1- ریاضی : چار کتابیں 2- نباتات : دو کتابیں 3- طبعیات : ایک کتاب 4-کیمیا : ایک کتاب

مضمون "حیاتیات" کی نصابی کتابوں پر نظر ثانی کا کام مکمل ہوچکا تھا، لیکن نظر ثانی میں عدم توازن کا احساس ہوا۔ جس کی بنا پر یہ کتابیں پروفیسر شمس الاسلام فاروقی، ریجنل ڈائرکٹر، دہلی سنٹر کے حوالے کی گئیں۔ شمس الاسلام فاروقی صاحب کا یہ خیال تھا کہ نظر ثانی کے موقع پر اردو اصطلاحات کی بجائے انگریزی اصطلاحوں کو اردو زبان کے جزو کے طور پر استعمال کرنا چاہیے تاکہ طالب علم ڈگری حاصل کرنے کے بعد ملازمت کے حصول اور عملی کام میں دشواری محسوس نہ کرے اور پوسٹ گریجویشن میں داخلہ کی صورت میں انگریزی اصطلاحوں سے واقف رہے۔ وائس چانسلر صاحب نے اس مسئلہ پر غور و خوض کے لیے رجسٹرار پروفیسر محمد سلیمان صدیقی (صدر)، پروفیسر شمس الاسلام فاروقی، پروفیسر رحمت یوسف زئی، سنٹرل یونیورسٹی حیدرآباد، جناب حیات اللہ خاں، سابق پرنسپل انوارالعلوم کالج اور ڈاکٹر مصطفیٰ کمال، کوآرڈی نیٹر، ٹرانسلیشن ڈویژن پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی۔ کمیٹی نے تمام پہلوؤں اور مضمرات پر غور کرتے ہوئے یہ سفارش کی کہ

i) حیوانیات کی کتابوں کی نظر ثانی کے موقع پر زبان کو سہل بنایا جائے۔
ii) انگریزی اصطلاح کو اُردو میں بجنسہٖ لکھا جائے اور متن میں پہلی بار قوسین میں انگریزی اصطلاح کے ساتھ متبادل اردو اصطلاح درج کی جائے۔ بعد میں صرف انگریزی اصطلاح اردو میں لکھی جائے اور قوسین میں لکھے گئے الفاظ دہرائے نہ جائیں۔ مثلاً

Scanned with CamScanner

1

2

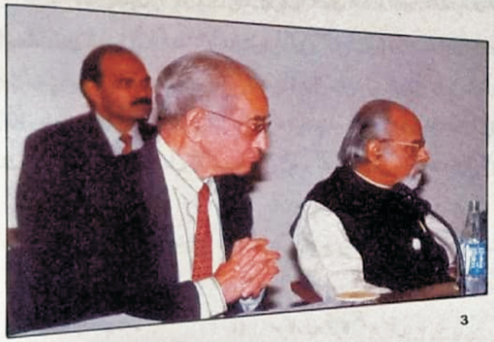

3

4

5

(1) ۹ جنوری ۲۰۰۱ ء : وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری اور فینانس آفیسر جناب پی نارائنا یونیورسٹی کے چانسلر جناب اندر کمار گجرال کو کیمپس میں زیر تعمیر عمارت دکھاتے ہوئے۔
(2) ۹ جنوری ۲۰۰۱ ء : یونیورسٹی کے جلسہ یوم تاسیس میں جناب کلدیپ نیر ' جناب اندر کمار گجرال اور جسٹس اے۔ایم۔احمدی (3) اور (4) ۲۵ نومبر ۲۰۰۰ء : نئی دہلی میں یونیورسٹی کے سمپوزیم کے مناظر۔ جناب اندر کمار گجرال ' جناب سید حامد ' جناب امریک سنگھ ' پروفیسر شمیم جیراجپوری ' پروفیسر نامور سنگھ ' پروفیسر اخترالواسع اور جناب خواجہ حسن ثانی نظامی (5) ۲۹ جولائی ۲۰۰۰ء : یونیورسٹی ہیڈ کوارٹر میں یونیورسٹی کے لائحہ عمل سے متعلق ایک سمینار میں جناب سید حامد ' پروفیسر جیراجپوری ' جناب اسحٰق جمخانہ والا ' جناب آر راجہ منی ' پروفیسر اے پی پردھان اور پروفیسر کوثر جبیں اعظم۔

'' اس میں نان کارڈیٹا (Non-Chordata غیر حبلیہ) یعنی ریڑھ کی ہڈی والے جانوروں کے بارے میں بات کی گئی ہے۔''

کمیٹی کا یہ احساس تھا کہ اس انداز تحریر سے طالب علم انگریزی اور اُردو دونوں اصطلاحوں سے واقف رہے گا۔

میٹنگ کے اختتامی مرحلہ پر وائس چانسلر پروفیسر شمیم جیراجپوری نے بھی شرکت کی اور بتایا کہ دہلی اور دوسرے مقامات پر منعقدہ جلسوں اور سمپوزیم میں عام تاثر یہ تھا کہ اردو یونیورسٹی کے طالب علم عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں اور انگریزی زبان اور انگریزی اصطلاحوں سے انہیں واقف رکھا جائے تاکہ وہ علمی ماحول اور عملی میدان میں خود کو اجنبی نہ محسوس کریں اور ان کے لیے ترقی کی راہیں بھی کھلی رہیں۔

بی۔کام سال دوم کے لیے اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی سے مستعار لی گئی کتابوں کے ترجمہ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ 15 بلاکوں (کتابوں) پر مشتمل نصابی مواد ' ایڈیٹنگ اور کمپوزنگ و تصحیح کے بعد طباعت کے لیے تیار ہے۔ مزید 14 بلاکس کی ایڈیٹنگ کا کام جاری ہے۔

اردو یونیورسٹی میں انگریزی اور ہندی سے واقف غیر اردو داں افراد کے لیے اہلیت اردو سرٹی فیکیٹ کورس کا نصابی مواد تیار ہو چکا ہے۔ یہ نصاب تین حصوں (تیس 30 اکائیوں) ''(۱) اردو تحریر (۲) بنیادی ذخیرہ الفاظ اور (۳) قواعد اور نثر و نظم کے نمونے'' پر مشتمل ہے۔

اہلیت اردو (انگریزی) کا نصابی مواد پروفیسر سلیمان اطہر جاوید ' ڈاکٹر محمد نسیم الدین فریس اور ڈاکٹر ستیہ نارائن ' لکچرر انگریزی نے تیار کیا اور پروفیسر سیدہ جعفر اور پروفیسر تقی علی مرزا نے اسے ایڈٹ کیا۔ اہلیت اردو بذریعہ ہندی کا مسودہ پروفیسر ایم وینکٹیشور ' صدر شعبہ ہندی ' جامعہ عثمانیہ نے تیار کیا اور پروفیسر گیان استھانہ نے اسے ایڈٹ کیا۔ ان کتابوں کی کمپوزنگ اور تصحیح ٹرانسلیشن ڈویژن میں انجام پائی۔

اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی کے چھ ماہی سرٹی فیکیٹ کورس '' کمپیوٹنگ '' کا نصابی مواد دہلی سنٹر میں پروفیسر شمس الاسلام فاروقی ' ریجنل ڈائرکٹر کی نگرانی میں انگریزی سے اردو میں منتقل کیا گیا۔ حیدر آباد میں اس ضمن میں وائس چانسلر جناب شمیم جیراجپوری کے نامزد کمپیوٹر کے ماہرین کی ایک ہفتے تک لگاتار نشستیں ہوئیں جس میں پروفیسر یوسف کمال ' پروفیسر رحمت یوسف زئی ' مسٹر شوکت علی مرزا (این سی آئی) ' محترمہ سیدہ ثمین فاطمہ ' لکچرر سائنس ' محترمہ ثمینہ رضوی ' جناب یوسف مڑکی اور جناب محمد نور الدین سلیم (کمپیوٹر انجینئر) نے شرکت کی۔ کمپیوٹنگ کے ترجمہ شدہ نصابی مواد کا جائزہ لینے کے بعد ' ایڈیٹنگ کا کام حیدر آباد میں انجام دینے کا فیصلہ کیا گیا اور کتابوں کی تقسیم عمل میں آئی۔

فینانس اور اکاونٹس ڈپارٹمنٹ

یونیورسٹی کا فینانس اور اکاؤنٹس ڈپارٹمنٹ فینانس آفیسر کی قیادت میں کام کر رہا ہے۔ اس ڈپارٹمنٹ سے یونیورسٹی کے تمام تر مالیتی اُمور انجام دیے جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ یونیورسٹی کو فنڈس یونیورسٹی گرانٹس کمیشن سے فراہم ہوتے ہیں۔ نویں پنج سالہ منصوبے کے تحت یو جی سی / وزارت فروغ انسانی وسائل سے چار کروڑ روپے سالانہ کی گرانٹس منظور ہوئی تھی۔ اب تک یونیورسٹی کو مجموعی طور 11 کروڑ روپے ملے ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی نے داخلہ فیس ' اہلیتی ٹسٹ فیس ' امتحان فیس ' پراسپکٹس مع داخلہ فارم کی فروخت اور Term Deposit کے ذریعے 166.82 لاکھ روپے حاصل کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ڈسٹنس ایجوکیشن کونسل ' اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی سے 80 لاکھ روپے ملے ہیں۔ ان تمام فنڈس کو اُن کے ہیڈس کے مطابق خرچ کرنے کی ذمہ داری بھی فینانس اور اکاؤنٹس ڈپارٹمنٹ کی ہے۔ اس وقت ملک کے مختلف حصوں میں 47 اسٹڈی سنٹرس اور تین ریجنل سنٹرس ہیں۔ ان سب جگہوں پر Imprest Amount کی ادائیگی ' کل وقتی اور جز وقتی اسٹاف اور کونسلر وغیرہ کی ادائیگی بھی اسی ڈپارٹمنٹ سے کی جاتی ہے۔ ڈائرکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن کو فیس یا کسی بھی صورت میں جو ڈیمانڈ ڈرافٹ موصول ہوتے ہیں اُن کا حساب کتاب بھی یہیں رکھا جاتا ہے۔ فینانس اور اکاؤنٹس ڈپارٹمنٹ یونیورسٹی کا سالانہ اکاؤنٹ اور بجٹ بھی تیار کرتا ہے۔ فینانس کمیٹی کی میٹنگ اور اُس سے متعلق کارروائیوں کی ذمہ داری بھی یہ شعبہ انجام دے رہا ہے۔ فینانس آفیسر کی رہنمائی میں تیار کیے ہوئے تمام حسابات کی تنقیح آڈیٹر جنرل حکومت ہند کی جانب سے کی جاتی ہے۔ فینانس آفیسر جناب پی نارائنا کا فون نمبر 3565502 ہے۔

لائبریری : یونیورسٹی قائم ہونے کے ساتھ ہی ''مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی لائبریری '' کا قیام بھی عمل آیا۔ لائبریری نے تیزی سے ترقی کی اور اب اس کے ذخیرہ میں 5115 نصابی اور اہم حوالہ جاتی کتابیں موجود ہیں۔ لائبریری میں ۲۰ رسائل و جرائد اور ۱۲ اخبارات منگوائے جاتے ہیں۔ لائبریری کو شروع ہی سے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ بنیادی اور حوالہ جاتی کتابوں کے ساتھ ساتھ اُن کتابوں کی خریداری بھی تیزی سے کی جارہی ہے جن کا تعلق یونیورسٹی میں دستیاب یا متوقع کورسوں سے ہے۔ دارالترجمہ ' جامعہ عثمانیہ میں ترجمہ کی گئی دو سو سے زائد کتابیں بھی حاصل کرلی گئی ہیں۔ دارالترجمہ کی مزید کتابوں کے حصول اور ان کی مائیکرو فلم تیار کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ لائبریری کو مختلف دانشوروں اور اداروں کی طرف سے تقریباً پندرہ سو کتابوں کا تحفہ بھی موصول ہوا ہے۔ لائبریری میں کتابوں کی فراہمی ' حوالوں کی تلاش میں تعاون ' زیراکس کے ذریعے دستاویزات کی فراہمی اور دوسری لائبریریوں سے کتابوں کے تبادلے جیسی سہولتیں موجود ہیں۔ لائبریری کو انفارمیشن تکنالوجی اور لائبریری خدمات کے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کا کام بھی جاری ہے۔ جناب نصر اللہ خاں (فون نمبر 3562965) لائبریرین کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

یونیورسٹی کے لائحہ عمل کے لئے قومی سمینار

یونیورسٹی نے ۲۹ر جولائی ۲۰۰۰ء کو "فاصلاتی طریقہ تعلیم کے پروگرام، مستقبل کا لائحہ عمل اور دوسری یونیورسٹیوں کا تعاون" کے موضوع پر کانفرنس ہال مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی ڈائرکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن حیدر آباد میں قومی سطح کے ایک سمینار کا انعقاد کیا۔ اس سمینار میں جن ممتاز دانشوروں اور ماہرین تعلیم نے شرکت کی اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا اُن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

(۱) **جناب سید حامد**، چانسلر، ہمدرد یونیورسٹی، نئی دہلی (۲) **پروفیسر عبدالوحید خاں**، وائس چانسلر، اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی، نئی دہلی (۳) **جناب سید شاهد مهدی**، وائس چانسلر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی (۴) **پروفیسر اے پی پردھان**، وائس چانسلر، یشونت راؤ چوہان اوپن یونیورسٹی، ناسک، مہاراشٹر (۵) **پروفیسر افضل محمد**، وائس چانسلر، ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اوپن یونیورسٹی، حیدر آباد (۶) **ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا**، صدر، انجمن اسلام، ممبئی (۷) **جناب آر راجہ منی**، سابق سکریٹری حکومت ہند، حیدر آباد (۸) **پروفیسر وی ایس پرساد**، پرو وائس چانسلر، اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی، نئی دہلی (۹) **پروفیسر وی وینکیا**، ریکٹر، ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اوپن یونیورسٹی، حیدر آباد (۱۰) **جناب پی مرلی کرشنا**، آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی، ڈسٹنس ایجوکیشن، حیدر آباد یونیورسٹی، حیدر آباد (۱۱) **پروفیسر جعفر نظام**، سابق وائس چانسلر، کاکتیہ یونیورسٹی، ورنگل، حیدر آباد (۱۲) **پروفیسر پی ست نرائنا**، ریجنل ڈائریکٹر ریجنل سنٹر، اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی، حیدر آباد (۱۳) **پروفیسر کوثر جبیں اعظم**، یونیورسٹی کالج فار ویمنس، حیدر آباد (۱۴) **پروفیسر اشرف رفیع**، سابق صدر شعبہ اُردو، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد (۱۵) **پروفیسر یوسف کمال**، شعبہ ارضیات (جیالوجی) عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد (۱۶) **ڈاکٹر وی وینکٹیشور**، شعبہ ہندی، پی جی کالج سکندر آباد

سمینار میں مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کی درج ذیل شخصیتوں نے شرکت کی:

(۱) **پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری**، وائس چانسلر (۲) **پروفیسر محمد سلیمان صدیقی**، رجسٹرار (۳) **جناب بی نرائنا**، فینانس آفیسر (۴) **جناب نصر اللہ خاں**، لائبریرین (۵) **پروفیسر جی وی راج**، اکیڈمک کنسلٹنٹ (۶) **ڈاکٹر اگیا چاری**، پرنسپل ایڈمنسٹریٹو آفیسر (۷) **ڈاکٹر مصطفیٰ کمال**، کوآرڈینیٹر ٹرانسلیشن ڈویژن۔ سمینار کی کارروائی پورے دن چلی۔ دو اجلاس پر مشتمل اس اجلاس کی صدارت جناب سید حامد نے کی۔ سمینار کو اس طرح ترتیب دیا گیا کہ آغاز میں وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری نے افتتاحی تقریر کی اور سمینار کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس کے ساتھ ہی اُنھوں نے یونیورسٹی کی ڈھائی سالہ کارکردگی کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ وائس چانسلر کی تقریر کے بعد پروفیسر عبدالوحید خاں، جناب شاہد مہدی، ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا، پروفیسر اے پی پردھان اور پروفیسر وی ایس پرساد نے سمینار کے موضوع کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔ اس کے بعد لنچ کا وقفہ دیا گیا۔ دوسرے اجلاس میں تمام شرکاء نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تجاویز پیش کیں۔ آخر میں ڈاکٹر مصطفیٰ کمال، کوآرڈینیٹر ٹرانسلیشن ڈویژن نے یونیورسٹی کی جانب سے تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔

اس سمینار میں جو باتیں اُبھر کر سامنے آئیں وہ درج ذیل ھیں:

۱۔ ملک کی پانچ اہم یونیورسٹیوں (اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اوپن یونیورسٹی، یشونت راؤ چوہان اوپن یونیورسٹی، جامعہ ہمدرد) اور انجمن اسلام ممبئی نے مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے ساتھ ہمہ جہت تعاون کی فراخدلانہ پیش کش کی۔ ہمیں ان کے تجربات پر غور کرنا اور ان سے پورا فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

۲۔ ممتاز دانشوروں، ماہرین تعلیم اور مختلف تعلیمی اداروں کے سربراہان نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ اُردو یونیورسٹی کو متوسط اور نچلے طبقے کی تعلیمی ضروریات پر خصوصی توجہ دینی چاہئے اس لئے کہ ابتدائی دنوں میں یہی یونیورسٹی کا تارگیٹ گروپ (استفادہ کنندگان) ہوگا۔ آنے والے وقتوں میں جب یونیورسٹی اپنے پیروں پر مضبوطی سے کھڑی ہو جائے گی تو اعلا سطحی پروگرام زیر غور آئے گا۔ فی الحال معاشی طور پر کمزور طبقے پر زیادہ دھیان دینے کی ضرورت ہے۔

۳۔ یونیورسٹی کو اپنا ایک بہت مضبوط ترجمہ ڈویژن قائم کرنا چاہئے اس لئے کہ ترجمہ نہ صرف ایک دشوار کام ہے بلکہ اس یونیورسٹی میں ترجمے کی مستقل ضرورت ہوگی۔

۴۔ اُردو کا کوئی اپنا مخصوص خطہ نہیں ہے اور اُردو آبادی پورے ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ لہٰذا یونیورسٹی کو اپنے فیض یابوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اُنھیں کار آمد اور اُن کی ضرورتوں کے عین مطابق کورسز فراہم کرنا چاہئیں۔ سروے کر کے ان لوگوں کو ڈھونڈنا چاہئے جو اس کے فیوض کے ضرورتمند اور مستحق ہیں۔ اور اُسے ان کے لئے کار آمد اور موزوں کورسز کا سروسامان کرنا چاہئے۔ یہ کام دقت طلب، مہارت خواہ، صبر آزما اور طویل ہوگا۔

۵۔ یونیورسٹی کو اپنا دائرۂ کار شہروں کے ساتھ ساتھ قصبات، دیہات اور دور دراز علاقوں تک وسیع کرنا چاہئے۔ اور مخصوص علاقوں میں استفادہ کنندگان کی سطح، معیار زندگی اور

ان کی ضرورتوں پر مبنی تعلیمی، فنی اور تربیتی پروگرام فراہم کرنا چاہئے۔

۶۔ یونیورسٹی نے گزشتہ ڈھائی برسوں میں تمام محاذوں پر جو متوازن پیش رفت کی ہے وہ قابل ستائش ہے۔ بطور خاص قیام کے چھ ماہ کے اندر بغیر کسی ذاتی انفرااسٹرکچر اور مستقل اسٹاف کی مدد سے پہلے کورس کا آغاز انتہائی اہم بات ہے۔ کیمپس کی تعمیر کے سلسلے میں سب سے پہلے چہار دیواری کو اولیت دیا جانا وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری کی دور اندیشی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس سے نہ صرف اراضی محفوظ ہو گئی ہے بلکہ اس مقام پر یونیورسٹی کی ایک شکل بھی اُبھر آئی ہے۔

۷۔ جن لوگوں کو فیض پہنچانا ہے ان کی سطح، معیار زندگی اور ضرورتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے فنی اور تربیتی پروگرام کی تشکیل اور اہتمام کیا جائے۔

۸۔ یونیورسٹی میں انگریزی اور ہندی میں تعلیم کا اہتمام اس لئے کیا گیا ہے کہ اُردو کے ذریعہ تعلیم پانے والے طلبہ انگریزی اور ہندی میں اس قدر دستگاہ فراہم کر لیں کہ آئندہ تعلیم یا روزگار کے حصول میں انہیں کوئی دشواری نہ ہو۔

نئی دهلی میں اردو یونیورسٹی کا ایک روزه سمپوزیم

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے اپنے قیام کے ابتدائی دنوں سے ہی سمپوزیم کے انعقاد کے ذریعے اپنے اغراض و مقاصد کی تشریح اور لوگوں کی رائے جاننے کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس طرح کے سمپوزیم اب تک حیدر آباد، پٹنہ، بنگلور، ممبئی اور نئی دہلی میں منعقد کئے جا چکے ہیں۔ ان سمپوزیا میں متعلقہ شہر کے آس پاس کے اضلاع کے لوگوں اور تعلیمی اداروں کے نمائندوں کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ اس سلسلے کا ایک سمپوزیم ۲۵ر نومبر ۲۰۰۰ء میں نئی دہلی میں واقع انڈین نیشنل سائنس اکیڈمی کے آڈیٹوریم میں منعقد ہوا۔ سمپوزیم کا موضوع اکیسویں صدی میں تعلیم کے چیلنجز اور مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا رول تھا۔ اس سمپوزیم میں دہلی کی متعدد اہم شخصیات کے ساتھ علی گڑھ، لکھنؤ، اعظم گڑھ، کانپور، رامپور، جودھپور اور اطراف دہلی سے تعلق رکھنے والے مختلف اداروں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ سب سے پہلے وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری نے یونیورسٹی کے قیام جنوری ۱۹۹۸ء سے اب تک کی یونیورسٹی کی کارکردگی اور پیش رفت کو ۱۰۰ سے زیادہ ۳۵ ایم ایم سلائیڈس اور تقریباً ۵۰ ٹرانسپیرینسیز کے ذریعہ پیش کیا اور انھوں نے شرکا سے درخواست کی کہ یونیورسٹی کے کاموں کا تجزیہ کریں، تنقیدی نگاہ ڈالیں اور اپنے تجربے کی روشنی میں مفید اور کار آمد مشورے دیں تاکہ اُن سے روشنی حاصل کر کے یونیورسٹی اپنا مستقبل کا لائحہ عمل تیار کر سکے۔

سمپوزیم میں مجموعی طور پر جو بات نکل کر سامنے آئی وہ یہ تھی کہ اُردو یونیورسٹی کا قیام ایک انتہائی خوش آئند عمل ہے جس سے اُردو آبادی کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہئے۔ یہ بات بھی کہی گئی کہ یہ اُردو میڈیم یونیورسٹی انگریزی ہندی یا کسی اور میڈیم کے مقابلے وجود میں نہیں آئی ہے بلکہ طلبہ کو ایک متبادل فراہم کرتی ہے۔ یعنی پہلے یہ مجبوری تھی کہ اعلیٰ تعلیم صرف انگریزی یا بعض دوسری زبانوں میں ہی حاصل کی جا سکتی تھی جبکہ اب یہ سہولت ہے کہ اُردو کے ذریعہ بھی تعلیم کے بلند مدارج طے کئے جا سکتے ہیں۔

یہ سمپوزیم دو اجلاس پر مشتمل تھا پہلے اجلاس کی صدارت سابق کابینہ سکریٹری حکومت ہند جناب ظفر سیف اللہ نے کی اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے سابق گورنر ہریانہ جناب سید مظفر حسین برنی نے شرکت کی۔ لنچ کے بعد دوسرے اجلاس کی صدارت جامعہ ہمدرد کے چانسلر جناب سید حامد نے کی اور اُردو یونیورسٹی کے چانسلر سابق وزیر اعظم ہند جناب اندر کمار گجرال نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔

سمپوزیم کے اہم شرکاء میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر جناب شاہد مہدی، اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر وی ایس پرساد، جامعہ ہمدرد کے وائس چانسلر جناب سراج حسین، ہندی کے معروف ادیب پروفیسر نامور سنگھ، درگاہ حضرت نظام الدین اولیا کے سجادہ نشین خواجہ حسن ثانی نظامی، دہلی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر پروفیسر امریک سنگھ، صدر کل ہند اُردو ایڈیٹرس کانفرنس اور سابق ممبر پارلیمنٹ جناب محمد افضل، دہلی اُردو اکیڈمی کے وائس چیرمین ڈاکٹر اشتیاق عابدی، شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ کے ڈائرکٹر جناب ضیاء الدین اصلاحی، دہلی یونیورسٹی کے صدر شعبہ اُردو پروفیسر عتیق اللہ، جواہر لال نہرو یونیورسٹی شعبہ اُردو کے پروفیسر نصیر احمد خاں، صدر شعبہ اُردو جامعہ ملیہ اسلامیہ قاضی عبید الرحمٰن، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پروفیسر شمیم حنفی، سر سید اکیڈمی علی گڑھ کے ڈائرکٹر پروفیسر افتخار عالم خاں، دہلی یونیورسٹی کے ڈاکٹر علی جاوید، اکیڈمک اسٹاف کالج جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ڈائرکٹر پروفیسر اختر صدیقی، جامعہ ملیہ کے صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز پروفیسر اختر الواسع، جواہر لال نہرو یونیورسٹی شعبہ ہندی کے پروفیسر منیجر پانڈے، وزارت صنعت کے جناب خواجہ ایم۔ شاہد، رامپور کی ثریا رضوی، قومی آواز نئی دہلی کے جناب منصور آغا اور جناب نصرت ظہیر، ڈاکٹر اقبال لائبریری کانپور کے سکریٹری جناب جاوید نیر، ہمدرد اسٹڈی سرکل کے ڈائرکٹر پروفیسر ایس۔ اے۔ اے زیدی، حکومت ہند قومی اقلیتی کمیشن میں ڈپٹی سکریٹری جناب حسیب احمد، شعاع فاطمہ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ لکھنؤ کی صدر پروفیسر شمیم نکہت، ڈاکٹر وہاج الدین علوی، پروفیسر طلعت عزیز، پروفیسر شریف خاں، جناب راجندر یادو، جناب ظفر الدین خاں فیضان، پروفیسر محمد اقبال، ڈاکٹر الطاف احمد اعظمی، ڈاکٹر شکیل تمنا اور متعدد دیگر شامل تھے۔ ان میں سے بیشتر حضرات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مباحثہ میں حصہ لیا۔ سمپوزیم کے انعقاد کیلئے یونیورسٹی ہیڈ کوارٹر سے رجسٹرار پروفیسر محمد سلیمان صدیقی اور پبلک ریلیشنز افسر (انچارج)

Scanned with CamScanner

ڈاکٹر محمد ظفرالدین ولی گئے تھے۔ دہلی ریجنل سنٹر کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی اور اسسٹنٹ ریجنل ڈائرکٹر ڈاکٹر شاہد پرویز اور دیگر عملہ بھی شریک اور سرگرم تھا۔

سائنس کی پہلی ورکشاپ : مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام یونیورسٹی کے لائحہ عمل کے تعین کے لئے مختلف سمپوزیم کا انعقاد کیا جاچکا ہے۔ حیدر آباد میں ایک ایسا سمپوزیم بھی منعقد کیا گیا جس کا تعلق صرف اور صرف خواتین سے تھا۔ ترجمہ املا اور اصطلاحات کے موضوع پر ایک سہ روزہ قومی سمینار کا انعقاد بھی ہو چکا ہے۔ لیکن ۲۷۔ ۲۸ جنوری ۲۰۰۱ء کو اُردو یونیورسٹی میں سائنس کی پہلی ورکشاپ منعقد ہوئی جس میں علم الحیوانیات 'نیمانولوجی اور ٹکسانومی کے ماہرین نے شرکت کی۔ اس دوروزہ ورکشاپ کا انعقاد یونیورسٹی نے وزارت ماحولیات وجنگلات 'حکومت ہند اور انڈین نیشنل سائنس اکیڈمی نئی دہلی کے اشتراک سے کیا۔ ورکشاپ میں زولوجیکل سروے آف انڈیا کلکتہ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر جے آر بی الفریڈ نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے اور ایڈیشنل ڈائرکٹر ڈیزرٹ ریجنل سنٹر 'جودھپور ڈاکٹر قیصر حسین باقری نے مہمان اعزازی کی حیثیت سے شرکت کی جبکہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی 'انڈین انسٹی ٹیوٹ آف پلسیز ریسرچ کانپور 'ہریانہ ایگریکلچرل یونیورسٹی حصار' پنجاب ایگریکلچرل یونیورسٹی لدھیانہ 'انڈین ایگریکلچرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی' ڈائرکٹوریٹ آف رائس ریسرچ حیدر آباد اور این بی پی جی آر ریجنل اسٹیشن حیدر آباد وغیرہ کے نمائندوں نے متعلقہ موضوع پر مقالے پیش کیے۔ پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری' جنھیں نیمانولاجی میں اختصاص حاصل ہے 'اس ورکشاپ کے ڈائرکٹر تھے۔ ورکشاپ کے آغاز میں رجسٹرار پروفیسر محمد سلیمان صدیقی نے مہمانوں کا استقبال کیا اور مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کی نوعیت' کارکردگی اور پیش رفت کے بارے میں بتایا۔

اس موقع پر "Romance of Research" نامی کتاب کی رسم اجرا بھی انجام دی گئی جو پروفیسر شمیم جیراجپوری کی چالیس سالہ سائنسی خدمات سے متعلق مختلف سائنسدانوں اور دانشوروں کے مضامین پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر قیصر حسین باقری' انڈین ایگریکلچرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے سابق پرنسپل سائنٹسٹ ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی اور شعبہ زولوجی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پروفیسر عرفان احمد نے ترتیب دی ہے۔ سابق وزیر اعظم ہند جناب اندر کمار گجرال' معروف سائنسداں پدم شری پروفیسر گوور دھن مہتہ اور علی گڑھ وعثمانیہ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر جناب ہاشم علی اختر نے اس کتاب پر پیش لفظ لکھے ہیں۔ گرچہ جناب اندر کمار گجرال حیدر آباد کے حالیہ دورے میں ایک جلسہ عام کے موقع پر "Romance of Research" کی رسم اجرا انجام دے چکے تھے لیکن کتاب کے مرتب ڈاکٹر باقری کی خواہش کے پیش نظر سائنسدانوں کی محفل میں بھی اس کے اجراء کی ضرورت محسوس کی گئی جہاں نہ صرف مرتب اور کئی مضمون نگار سائنسداں موجود تھے بلکہ ورکشاپ اور اُس کے شرکاء کا خاص اسی موضوع سے تعلق تھا جس پر پروفیسر جیراجپوری گزشتہ چالیس سے سال لگاتار تحقیق کر رہے ہیں۔ لہٰذا زولوجیکل سروے آف انڈیا کے ڈائرکٹر ڈاکٹر الفریڈ کے ہاتھوں کتاب کی رسم اجرا انجام دی گئی۔

یوم آزاد اور یوم تاسیس تقاریب : یونیورسٹی نے ۱۱ر نومبر ۲۰۰۰ء میں اپنے سالانہ جلسے یوم آزاد کا انعقاد نظام کالج حیدر آباد میں کیا۔ اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر وی۔ ایس پرساد نے اس تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اوپن یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے جلسے کی صدارت کی۔ جامعہ عثمانیہ کے سابق صدر شعبہ انگریزی پروفیسر تقی علی مرزا نے مہمان اعزازی کی حیثیت سے جلسے کو خطاب دیا۔

یونیورسٹی نے تیسرے یوم تاسیس تقریب کا انعقاد ۹ر جنوری ۲۰۰۱ء کو نظام کالج حیدر آباد میں کیا جس میں یونیورسٹی کے چانسلر جناب اندر کمار گجرال نے بنفس نفیس شرکت کی۔ جلسے کے دیگر اہم مہمانوں میں سابق چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس اے۔ ایم۔ احمدی اور ممبر پارلیمنٹ و برطانیہ میں ہندستان کے سابق ہائی کمشنر جناب کلدیپ نیر شامل تھے۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے جناب اندر کمار گجرال نے کہا کہ اُردو یونیورسٹی نئی صدی کے چیلنجز سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور یہاں یونیورسٹی کو روزگار اور بالخصوص انفارمیشن ٹکنالوجی سے مربوط کرنے کے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ جناب اندر کمار گجرال نے کہا کہ اُردو یونیورسٹی کے سامنے سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ اس یونیورسٹی سے فارغ التحصیل طلبہ کس طرح اپنا مستقبل سنوار سکتے ہیں اور ایک کامیاب' باروزگار زندگی گزار سکتے ہیں؟ ہندستان اس وقت انفارمیشن ٹکنالوجی کے انقلاب کے دور میں داخل ہو رہا ہے لہٰذا یونیورسٹی کو چاہئے کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ کس طرح اُردو والے اس انقلاب سے بھرپور فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ حکومت نے اُردو اکیڈیمیاں قائم کر دی ہیں اور انعامات واکرامات بھی تقسیم ہوتے رہتے ہیں لیکن سب سے اہم سوال یہ ہے کہ اُردو کو آنے والے چیلنجز سے مقابلہ کرنے کا اہل کس طرح بنایا جائے اور یہ اکیڈمیاں اس کام میں کیسے معاون ثابت ہوں گی؟

جسٹس اے ایم احمدی سابق چیف جسٹس آف انڈیا نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے یونیورسٹی کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی منزل کا تعین کرتے ہوئے آگے بڑھے تاکہ یونیورسٹی اور اس کے طلبہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوں۔ اُنھوں نے شمالی ہندستان میں یونیورسٹی کی سرگرمیوں کو مزید تیز کیے جانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ممتاز صحافی مسٹر کلدیپ نیر نے یونیورسٹی کے قیام اور اس کی کارکردگی پر اظہار مسرت کیا مگر اس کے ساتھ اُردو اسکولوں کے قیام پر بھی زور دیا۔ اُنھوں نے مولانا آزاد کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور تقسیم ہند اور ہندو مسلم اتحاد سے متعلق اُن کی متعدد تقریروں اور پیشن گوئیوں کا حوالہ دیا جو بقول اُن کے آج بالکل سچ ثابت ہو رہی ہیں۔

قبل ازیں وائس چانسلر پروفیسر جیراجپوری نے گزشتہ تین سال کی مدت میں یونیورسٹی جن منزلوں سے گزری ہے اور اس نے جو مرحلے طے کیے ہیں اُس کی مفصل روداد پیش کی۔ اُنھوں نے اسٹڈی و ریجنل سنٹروں' موجودہ اور آئندہ کے ممکنہ کورسوں' کیمپس کی تعمیراتی سرگرمیوں اور مالیہ کی صورت حال وغیرہ کا ذکر کیا۔ یونیورسٹی میں ٹرانسلیشن ڈویژن کے

کوآرڈینیٹر ڈاکٹر مصطفیٰ کمال نے مہمانوں اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔

دورہ اترپردیش اور کرناٹک : مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا دائرہ کار چونکہ پورا ہندستان ہے اس لئے شروع سے ہی اس پہلو پر توجہ دی جارہی ہے کہ یونیورسٹی کے پروگراموں اور مقاصد کو ملک کے کونے کونے میں پہنچایا جائے۔ یونیورسٹی کی ایکزیکیٹو کونسل نے بھی اس بات کو محسوس کیا اور اُس نے اپنی دوسری میٹنگ مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۹۹۹ء میں زور دیا کہ وائس چانسلر کو بذات خود اترپردیش' بہار اور بعض دوسری ریاستوں کا دورہ کرنا چاہئے تاکہ یونیورسٹی کے بارے میں لوگوں کو بتایا جاسکے اور دوسری طرف مختلف علاقوں میں آباد اُردو آبادی کی تعلیمی ضرورتوں کو سمجھا جاسکے۔ لہٰذا وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری نے ۲۲ر مئی سے ۲ر جون ۲۰۰۰ء کے دوران اترپردیش کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ وہ اپنے سفر میں میرٹھ' مراد آباد' رامپور' بریلی' شاہجہاں پور' سیتاپور' لہرپور' لکھنؤ' فیض آباد' اعظم گڑھ' جون پور' الہ آباد' کانپور اور علی گڑھ گئے اور ان مقامات پر اُردو دوست تنظیموں' اداروں اور درسگاہوں کے نمائندوں سے ملاقات کی۔ پروفیسر جیراجپوری نے یونیورسٹی کے چانسلر اور سابق وزیر اعظم جناب اندر کمار گجرال سے نئی دہلی میں ملاقات کر کے اُن کی نیک تمناؤں اور دُعاؤں کے ساتھ اپنا سفر شروع کیا۔ اُنھوں نے اپنے اس دورے میں محسوس کیا کہ اترپردیش میں اُردو کی صورت حال افسوسناک ہے۔ اُردو میڈیم تعلیم کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور وہاں اس زبان کی جڑیں آہستہ آہستہ کھوکھلی ہوتی جارہی ہیں لیکن اس کے باوجود اُمیدیں باقی ہیں۔ لوگوں میں زبان سے محبت کا جذبہ زائل نہیں ہوا ہے۔ وہاں یہ عام احساس پایا جاتا ہے کہ جیسے اُنھوں نے کوئی بہت بڑی نعمت ضائع کر دی ہو۔ لہٰذا یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ اگر اُردو میڈیم تعلیم کے مواقع فراہم کئے جائیں تو اس ریاست میں اُردو زبان اپنا کھویا ہوا وقار ایک بار پھر سے حاصل کرے گی البتہ اُس میں وقت درکار ہوگا۔ پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری کے ہمراہ دہلی ریجنل سنٹر کے ڈائرکٹر (انچارج) شمس الاسلام فاروقی اور پبلک ریلیشنز آفیسر (انچارج) ڈاکٹر محمد ظفرالدین بھی شریک سفر تھے۔ رامپور اسٹڈی سنٹر کی کوآرڈینیٹر محترمہ ثریا رضوی اس دورے میں جزوی طور پر شریک رہیں۔

وائس چانسلر نے ۳ر ستمبر سے ۱۰ر ستمبر ۲۰۰۰ء کے دوران کرناٹک کے مختلف شہروں کا بھی دورہ کیا۔ اُنھوں نے بنگلور شموگہ' میسور' کولار اور ان اضلاع کے اطراف منعقد مختلف جلسوں سے خطاب کیا اور لوگوں کو اس یونیورسٹی کے بارے میں معلومات فراہم کی۔ مختلف شہروں میں مقامی شخصیتوں اور عوامی نمائندوں نے بھی اُردو یونیورسٹی کے حوالے سے منعقد جلسوں میں شرکت کی اور اس یونیورسٹی کی تعلیمی مہم کی تائید کی۔ پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری نے ایک عام پیغام دیا کہ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی حصول تعلیم کے لئے ایک مضبوط متبادل فراہم کر رہی ہے۔ آج جبکہ ہندی اور انگریزی کے ساتھ مختلف علاقائی زبانوں کو ذریعہ تعلیم کے طور پر اختیار کرنے کا رواج فروغ پا رہا ہے' حکومت ہند نے مولانا آزاد یونیورسٹی قائم کرکے اُردو میڈیم تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کر دیے ہیں۔ جو لوگ کسی اور ذریعہ تعلیم سے حصول علم میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ اُن کی مرضی یا مصلحت ہے لیکن جو لوگ اپنی مادری زبان یعنی اُردو میں حصول تعلیم کے خواہش مند ہیں' اُن کے لئے مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے دروازے کھلے ہیں' جس کا دائرہ کار فاصلاتی نظام تعلیم کے سبب پورا ملک ہے۔

میرٹھ کانفرنس : ۲۰ر ستمبر ۲۰۰۰ء کو میرٹھ (اترپردیش) میں مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام اُردو تعلیمی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری' دہلی ریجنل سنٹر کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی اور اسسٹنٹ ریجنل ڈائرکٹر ڈاکٹر شاہد پرویز نے شرکت کی۔ یہ ایک جلسہ عام تھا جس میں میرٹھ کی سرکردہ شخصیات کے علاوہ مراد آباد' رامپور' بجنور' دھام پور' نگینہ' بلند شہر' کھتولی' ہاپوڑ' علی گڑھ' سہارن پور' بریلی' لکھنؤ اور آس پاس کے قصبات کے لوگوں نے شرکت کی۔ اس جلسہ کے ذریعہ یونیورسٹی کے مقاصد کو کافی بڑے پیانے پر اُردو والوں تک پہنچایا گیا۔ دراصل اس جلسہ میں شریک ہونے والوں میں سے زیادہ تر کسی نہ کسی تنظیم یا ادارے کے نمائندے تھے لہٰذا اُن شرکاء کے ذریعہ بھی جلسے کا پیغام دور دور تک پہنچا۔ کانفرنس کے انعقاد میں مقامی طور پر رام پور اسٹڈی سنٹر کی کوآرڈینیٹر محترمہ ثریا رضوی اور ہما اکیڈمی کی سربراہ محترمہ سرتاج بیگم نے کلیدی کردار ادا کیا۔

کوآرڈی نیٹرس کی میٹنگ : ۱۵ فروری ۲۰۰۱ء کو یونیورسٹی ہیڈ کوارٹر حیدر آباد میں ملک بھر میں پھیلے ہوئے ۴۷ اسٹڈی سنٹروں کے کوآرڈینیٹر حضرات کی میٹنگ منعقد کی گئی جس میں استثنائے چند سبھوں نے شرکت کی۔ یہ یونیورسٹی کی سالانہ میٹنگ ہے جس میں تمام کوآرڈینیٹرس کو مدعو کر کے اُنہیں سنٹر چلانے کے طریقوں سے واقف کرایا جاتا ہے اور اسی کے ساتھ اُنہیں سنٹر چلانے میں اگر کوئی دشواری پیش آرہی ہو یا کسی طرح کا شک وشبہ جنم لے رہا ہو تو اُس کے تدارک کی تدبیر بھی کی جاتی ہے۔ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر پروفیسر جیراجپوری نے اعلان کیا کہ آئندہ برس یہ میٹنگ دو دن کی ہوگی اور میٹنگ کے موقع پر بہترین سنٹر کا انعام دیے جانے کا سلسلہ بھی شروع کیا جائے گا۔ یہ انعام اُس سنٹر کو دیا جائے گا جس کی مجموعی کارکردگی سب سے اچھی ہوگی۔ اس اعلان کا کوآرڈینیٹرس نے خیر مقدم کیا اور یہ تاثر ظاہر کیا کہ اس طرح کے اقدامات سے کارکردگی میں اضافہ ہوگا اور زیادہ محنت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی بھی ہوگی۔ میٹنگ کے شرکاء کو یونیورسٹی کیمپس بھی لے جایا گیا جہاں عمارت کی تعمیر جاری ہے۔

Scanned with CamScanner

Regional Centres of the University

1. **PATNA :** Mr. M.H.Ghufran, Administrative Officer, Regional Office, Flat No. Naseef Hyder, Ali Nagar P.O. Anisabad, Patna 800002. Ph No. 0612-252971
2. **DELHI :** Dr. Shamsul Islam Farooqi, Regional Director (Incharge) 277 D, Nabi Market Aptts, Okhla Village, P.O. Jamia Nagar, New Delhi - 110 025 Ph. No. 011-6934762, 6838260
3. **BANGALORE :** Dr. Hamid A. Safi, Administrative Officer, Al-Ameen Arts, Science & Commerce College, Hosur Road, Bangalore - 560 027. Ph. 080-2228329

Study Centres of the University

ANDHRA PRADESH :

1. Mumtaz College, Malakpet, Hyderabad - 500 036 (Co-ordinator : Mr. Zakir Mirza) Ph. No 040-4069155
2. Princess Shehkar College for Women, Purani Haveli, Hyderabad-500 002. (Co-ordinator : Mr. M.A. Aleem) Ph. No. 040-4524306, 3348242
3. Govt. Girls Hish School, 2nd Lancer, Golconda, Hyderabad - 500 008 (Co-ordinator : Mr. Syed Shafiuddin Ghori) Ph. No. 040-3210316
4. P.G. College, Sardar Patel Road, Secunderabad - 500 003 (Co-ordinator : Mr. Dr. Tatar Khan) Ph. No. 040-7842169
5. Bushra Islamia School, Bahadur Yar Jung Road, Manyamchelka, Nalgonda - 508 001 (Co-ordinator : Ms. Nusrath Jahan Begum) Ph. No. 08682-32561
6. Al-Madina College of Education, Salamnagar, Mahbubnagar - 509 001 (Co-ordinator : Mr. Basheer Ahmed) Ph. No. 08542-42796
7. Osmania Collge, Kurnool - 518 001 (Co-ordinator : Dr. Amir Ahmed) Ph. No. 08518-40005
8. Osmania Degree Collge, Rameshwaram, Proddatur - 516 360 (Co-ordinator : Mr. A. R. Pervez Ahmed) Ph. No. 08564-55695
9. Andhra Muslim Collge, Ponnur Road, Guntur - 522 003 (Co-ordinator : Mr. Mastan Vali) Ph. No. 0863-223684
10. Golden Jubilee High School, Qila Road, (Urdu Medium), Nizamabad-503001 (Co-ordinator: Mr. Mohd. Nasiruddin) Ph.No. 08462-20673/20152
11. Arts & Science College, Subedari Hanmkonda, Warangal - 506 010 (Co-ordinator : Dr. Saleha Sultana) Ph. No. 08712-77229
12. Crescent School, H.No. 2-8-237, New Mukarampura Street, Karimnagar -505 001 (Co-ordinator : Dr. Mushtaq Ahmed) Ph. No. 08722-40549
13. City Gems English Medium School, Ashok Road, Adilabad - 504 001 (Co-ordinator : Mr. Syed Abu Mazher Raza) Ph. No. 08732-24936
14. Limra Public School, Narayankhed - 502 286, Medak District (Co-ordinator :) Ph.No. 08456-84417

KARNATAKA :

15. Bi Bi Raza Degree College for Women, Arts & Science College, Rauza Buzurg, Gulbarga - 585 104 (Co-ordinator : Dr. Sabiha Sultana) Ph.No. 08472-21257
16. Shaheen Urdu High School, Shaheen Educational Centre, Gawan Chowk, Bidar - 581 401 (Co-ordinator : Ms. Zakia Begum) Ph. No. 08482-26972
17. Anjuman Teachers Training Institute Ghantakeri, Hubli - 580 020 (Co-ordinator : Mrs. Zaheda Begum Gorikhan) Ph. No. 0836-367749
18. Al-Ameen Arts, Science & Commerce College, Hosur Road, Lal Bagh, Bangalore - 560 027 (Co-ordinator : Prof. Basheerullah Khan) Ph. No. 080-2222402
19. Al-Mahmood Composite Arts & Science College, Dr. R. Lohia Nagar, Shimoga - 577 202 (Co-ordinator: Mrs. Sayeeda Nazir) Ph.No. 08182-22400
20. Govt. Junior College for Boys, Koppal - 583 231 (Co-ordinator : Mr. Syed Ghouse Pasha Khazi) Ph. No. 08538-20013

TAMIL NADU :

21. Islamia Collge, New Town, Vaniabadi - 635752 (Co-ordinator : Dr. Syed Jalaluddin) Ph. No. 04174-25206

KERALA :

22. Markazu Ssaquafathi Ssunniya Al-Islamia, Markaz Complex, I. G. Road, Calicut - 673 004 (Co-ordinator : Mr. K.C. Ataullah Khan) Ph. No. 0495-720945

MAHARASHTRA :

23. Madinatul Uloom Higher Sec. School, Jagjivanram Road, Nanded - 431 604 (Co-ordinator : Mr. M. Jaweed A. Khan) Ph. 02462-41621
24. Maulana Azad Education Society, Rouza Bagh, P.O. Box : 27, Aurangabad - 431 001, (Co-ordinator : Mr. Mohd. Abdul Basith) Ph. No. 0240-381102
25. Anjuman-I-Islam College, 92, D.N. Road, Chatrapati Shivaji Terminus, Mumbai - 400 001 (Co-ordinator : Prof. K. Chorwadwala) Ph. No. 022-2634173
26. Anjuman Khairul Bashar Jaysingpur, 321/1 Shahu Nagar, Jaysingpur, Shirol, Kohlapur - 416 101 (Co-ordinator : Prof. Nakkarchi Bashir Abdullah) Ph. No. 02322-28096
27. Samadiya High School, 349, Samad Nagar, Bhiwandi 421 302 (M.S) (Co-ordinator : Mr. M.A.M. Suleman) Ph.No. 02522-33395
28. Marathwada Institute of Study & Research, Kadrabad Plot, Near Masjid , Parbhani - 431 401 (Co-ordinator : Prof. Hameedullah Khan) Ph. No. 02452-21202, 23852
29. Al-Ameen Sec. & Higher Secondary School, Udgir, Dist. Latur (MS) 413 517 (Co-ordinator : Mr. Jameel Ahmed) Ph.No. 02385-56182
30. The Deccan Muslim Education & Research Institute, K. B. Hidyatullah Road, 2390-B, New Modikhana, Pune- 411 001 (Co-ordinator : Mrs. Naushad Shaikh Nasir Ahmed) Ph. No. 020-659613

DELHI :

31. Shafiq Memorial Sr. Seconary High School, Bada Hindu Rao, Delhi - 110 006 (Co-ordinator : Mr. Hasrat Ali) Ph. No. 011-3678222
32. Dept. of Urdu, Director, Urdu Correspondance Course, Directorate of Urdu Correspondance Course Building Jamia Millia Islamia, Okhla, New Delhi 110 025 (Co-ordinator : Dr. Wahajuddin Alvi) Ph. No. 011-6831717 (ext. 333)

BIHAR :

33. Regional Office, Flat of Nafees Hyder, Ali Nagar, P.O. Anisabad, Patna-800 002 (Mr. M.H. Ghufran) Ph. No. 0612-253909

WEST BENGAL :

34. The Muslim Institute, 21-A, Haji Md. Mohsin Square, Kolkata (WB) 700016 (Co-ordinator : Mr. Nayeem Ahmed) Ph. No. 033-2444876

MADHYA PRADESH :

35. Urdu Talimi Majlis, Ahsan Manzil, Eidgah Road, Bilaspur 495 001 (MP) (Co-ordinator : Dr. Mohd. Khalid Ali Siddiqui) Ph. No. 07752-22404
36. Saifia Science College, Bhopal - 462 001 (Co-ordinator : Prof. Masroor Ali Khan) Ph. No. 0755-545590

UTTAR PRADESH :

37. Shibli National College, Azamgarh City, Azamgarh - 276 001 (Co-ordinator : Dr. Mohammad Tahir) Ph. No. 05462-21672
38. Shamshi Girls High School, Domchla Road, Rampur - 244 901 (Co-ordinator : Mrs. Suraiya Rizvi) Ph. No. 0595-324616
39. AIT Inter College, Jaganpur, Faizabad - 224 188 (Co-ordinator : Mr. Abrar Ahmed Qasmi) Ph. No. 05278-55314
40. Jannat Nishan Urdu College, Peer Ghaib, Khokran, Moradabad - 244 001 (Co-ordinator : Shri Mohammed Atique) Ph. No. 0591-315287
41. Fiaz-e-Aan College, Meerut, (Co-ordinator : Dr. Fazalur Rahman)
42. Dr. Iqbal Library 89/226, Bans Mandi Kanpur - 208 001 (U.P.) (Co-ordinator : Shri Syed Masood Ahmed)
43. Islamia Girls Inter College, Civil Lines, Bareilly - 243 001 (U.P.) (Co-ordinator : Mr. Nazim Beg) Ph. No. 0581-570903
44. Amiruddaula Islamia Degree Collge, Lucknow, (Co-ordinator : Mr. Javed Siraj)

RAJASTHAN :

45. Maulana Abul Kalam Azad Muslim Higher Secondary School, Jodhpur (Rajasthan) - 342 009 (Co-ordinator : Dr. (Mrs) Samer Zehra Beqri) Ph. No. 0291-750408
46. Institute for Non-formal Education & Research, 11/880, Azad Nagar, Khanpura, Ajmer - 305 001 (Rajasthan) (Co-ordinator : Mr. Jameel Kazmi) Ph. No. 0145-441475

JAMMU & KASHMIR :

47. Department of Urdu, University of Jammu, Jammu (Co-ordinator : Dr. Shohab Inayat Malik) Ph. No. 0191-452303

۲۰ فروری ۲۰۰۱ء یونیورسٹی کیمپس میں
پہلی عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے وائس چانسلر

کیمپس میں زیر تعمیر کثیر منزلہ عمارت

Scanned with CamScanner

"Urdu University" (Newsletter) - April, 2001. Issue: 4

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

(Central University established by an Act of Parliament in 1998)

University at a Glance

Established on : 9th January 1998

Headquarters : Hyderabad

Campus : 200 acres of land at Manikonda (Under Construction)

Mini Campus : Bangalore (Two Acres)

Visitor : President of India **(Hon'ble Shri K. R. Naryanan)**

First Chancellor : **Hon'ble Shri Inder Kumar Gujral** (Former Prime Minister of India)

Founder Vice Chancellor **Prof. M. Shamim Jairajpuri**

First Academic Programme

B. A. Started in 1998-1999
with in six months of its establishment

Regional Centres : **3** Delhi, Patna, Bangalore

Proposed Regional Centres: **3** J&K, Lucknow, Mumbai

Study Centres : **47** all over India

Andhra Pradesh	14	Maharashtra	8	Uttar Pradesh	8
Karnataka	6	Delhi	2	Rajasthan	2
Madhya Pradesh	2	J & K	1	Tamil Nadu	1
Kerla	1	Bihar	1	West Bengal	1

Students on roll: Around 9,000

Funds per annum: 4 Crores

Courses offered : Distance Mode

Three years Degree Courses

i) B.A.

ii) B.Com.

iii) B.Sc.

Six month's Certificate Courses

iv) Food & Nutrition

v) Computing

vi) Urdu Proficiency course through English

vii) Urdu Proficiency course through Hindi

سر پرست : پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری' وائس چانسلر

ناشر و طابع : مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

اڈیٹر : ڈاکٹر محمد ظفرالدین' پبلک ریلیشنز افسر (انچارج)

Public Relations Department

Sabza, Tolichowki, **Hyderabad** - 500 008, A.P., (India)

Phone & Fax No : 040-3562945, E.Mail : zafaruddin@lycos.com

PRINTED MATTER / BOOK POST

To

From:
Public Relations Department
Maulana Azad National Urdu University
Sabza Colony, Tolichowki
Hyderabad - 500 008 (A.P.) Phone: 040-3562945